عیدِ میلاد النبی ﷺ کے معمولات و مسائل

قرآن و حدیث کی روشنی میں

عیدِ میلاد کیسے منائیں؟

تالیف:

ناصر منیری

ناشر:

منیری فاؤنڈیشن، دہلی

ای- میل:nasirmaneri92@gmail.com

ویب سائٹ: www.nasirmaneri.co.in

نام کتاب : **عیدِ میلاد کیسے میں**

(قرآن وحدیث کی روشنی عیدِ میلاد کے معمولات ومسائل)

تالیف : **ناصرؔ منیری**

پروف ریڈنگ: منیری

کمپوزنگ : منیری

اشاعت : ربیع النور 1441ھ بموقع بارہویں شریف

صفحات : 40

ناشر : **منیری فاؤنڈیشن**، دہلی

Book: Eid-E-Milad Kaise Manayen?
(Quran & Hadees Ki Roshni Me Eid-E-Milad Ke Mamulat O Masail Ka Bayan)

Author: Nasir Maneri

Publisher: Maneri Foundation, Delhi

Email: nasirmaneri92@gmail.com

Website: www.nasirmaneri.co.in

فہرست مضامین

تہدیہ

سلطان المحققین، برہان العاشقین، مخدومِ جہاں، قطبِ زماں، حضرت سیدنا مخدوم شرف الدین احمد یحییٰ منیری قدس سرہ (661ھ/1263ء-----782ھ/1380ء) کے نام

اپنے مشفق و مہربان، عزیز تر از جان، والدِ گرامی کے نام جنھوں نے ناچیز کو ہمیشہ سنوارنے کی سعیِ جمیل فرمائی اور مصائب و آلام کی بھٹی میں سلگتے ہوئے بھی طلبِ علم کے لیے آزاد رکھا۔

اپنی مشفقہ، محسنہ، عابدہ، زاہدہ، طیبہ، طاہرہ، والدہ ماجدہ کے نام جن کی دعاے سحر گاہی کی بدولت ناچیز اس قابل ہوا۔

اپنے تمام تر اَجلہ اساتذۂ کرام کے نام جن کی شبانہ روزی مساعیِ جمیلہ نے ناچیز کی تعلیم و تربیت میں اہم کردار ادا کیا۔ اس امید کے ساتھ کہ

سوے دریا تحفہ آوردم صدف گر قبول افتد زہے عز و شرف

امیدوارِ کرم

ناچیز **ناصرؔ منیری** کان اللہ لہ

عیدِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

نعمتِ غفار ہے یہ عید میلاد النبی
رحمتِ سرکار ہے یہ عید میلاد النبی

عیدِ فطر و عیدِ اضحیٰ صاحبِ ایماں کی ہیں
سب کا ہی تہوار ہے یہ عید میلاد النبی

بارہویں کے روز آقا کی ولادت ہوگئی
آمدِ مختار ہے یہ عیدِ میلاد النبی

آئے وہ آقا جنھوں نے جینے کا سکھلایا ڈھنگ
رب کا اِک اُپہار ہے یہ عیدِ میلاد النبی

بخش دے مولا سبھی کو ہے دعا ناصرؔ کی یہ
بالیقیں اُپکار ہے یہ عیدِ میلاد النبی

بارہویں تاریخ

تو عاشقوں کی دلاری ہے بارھویں تاریخ
تجھی پہ جان بھی واری ہے بارھویں تاریخ

ہوئے ہیں پیدا تجھی میں شہنشہِ عالم
اسی لیے ہمیں پیاری ہے بارھویں تاریخ

محدثین و مورخ ہوں ہے یا محقق ہوں
سبھی کو بے شُبہ پیاری ہے بارھویں تاریخ

منائیں سوگ وہ جن کو ہو عشق شیطاں سے
"ہمیں تو جان سے پیاری ہے بارہویں تاریخ"

منائیں جشن، چراغاں کریں ہم اے ناصرؔ
منافقوں پہ تو بھاری ہے بارھویں تاریخ

باسمہٖ وحمدہٖ تعالیٰ

ابتدائیہ

ہجری سن کا تیسرا مہینہ ربیعُ الاَوّل کہلاتا ہے۔ اسی مہینے میں ۱۲ تاریخ کو پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ کی ولادتِ باسعادت ہوئی۔ پورے عالمِ اسلام میں اس روز میلاد شریف کی محفلیں منعقد ہوتی ہیں اور میلادالنبی ﷺ کی خوشیاں منائی جاتی ہے۔ عیدِ میلادالنبی ﷺ منانا جائز و مستحب اور حضورِ اکرم ﷺ سے الفت و محبت کی بہترین

دلیل ہے۔ قرآن وحدیث میں جگہ جگہ اس کا ثبوت ملتا ہے۔ ذیل میں آیاتِ قرآنیہ واحادیثِ نبویہ کی روشنی میں اس کی دلیلیں ملاحظہ فرمائیں:

عیدِ میلاد
قرآن کی روشنی میں:

عیدِ میلاد النبی ﷺ خدائی نعمتوں سے ایک عظیم نعمت ہے۔ اس موقع پر خوشیاں منانا اور باری تعالی کی نعمت کا چرچا کرنا قرآن مقدس کے فرمان کے عین مطابق ہے۔ قرآنِ کریم کی سورۂ ابراہیم، آیت:۵ میں اللہ پاک کا فرمان ہے:

"وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ۬ وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝۵"(1)

"اور بے شک ہم نے موسٰی کو اپنی نشانیاں لے کر بھیجا کہ اپنی قوم کو اندھیریوں سے اجالے میں لائیں اور انھیں اللہ کے دِن یاد دِلائیں۔ بے شک اس میں نشانیاں ہیں ہر بڑے صبر والے شکر گزار کو۔"

مفسرین کرام اس آیتِ کریمہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

"ایّامُ اللہ سے اللہ کی نعمتیں مراد ہیں۔ حضرت ابنِ عباس و اُبی بن کعب و مجاہد و قتادہ نے بھی ایّامُ اللہ کی تفسیر (اللہ کی نعمتیں) فرمائیں۔ مقاتل کا قول ہے کہ ایّامُ اللہ سے وہ بڑے بڑے وقائع مراد ہیں جو اللہ کے امر سے واقع ہوئے۔ بعض مفسّرین نے فرمایا کہ ایّامُ اللہ سے وہ دن مراد ہیں جن میں اللہ نے اپنے بندوں پر انعام کئے جیسے کہ بنی اسرائیل کے لئے مَن و سلوٰی اتارنے کا دن، حضرت موسٰی علیہ السلام کے لئے دریا میں راستہ بنانے کا دن (خازن و مدارک و مفرداتِ راغب) ان ایّامُ اللہ میں سب سے بڑی نعمت کے دن سیدِ عالَم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت و معراج کے دن ہیں، ان کی یاد قائم کرنا بھی اس آیت کے حکم میں داخل ہے۔ صاحبِ تفسیرِ خزائن العرفانفرماتے

ہیں: اس میں اللہ کے دن سے مراد وہ دن ہیں جن میں ان کی نعمت کا نزول ہوا ہو اور سب سے بڑی نعمت حضور ﷺ کی ولادت کا دن ہے، ان کی یاد منانا بھی اس آیت میں داخل ہے۔"(2)

مذکورہ آیتِ کریمہ اور اس کی تفسیر سے پتا چلا کہ حضورِ اکرم ﷺ کی ولادتِ باسعادت کا دن مومنوں کے لیے نعمتِ عظمیٰ کی حیثیت رکھتا ہے اس لیے لوگوں کو یہ دِن یاد دلانے کا اللہ پاک نے حکم فرمایا۔

سورۂ آل عمران، آیت:164 میں اللہ پاک نے اپنی عظیم نعمت پر احسان جتاتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ (3)"

”بے شک اللہ نے مومنوں پر بڑا احسان کیا کہ ان میں انھیں میں سے ایک رسول بھیجا۔“

اللہ پاک نے انسان کو لاتعداد نعمت ہائے عظیمہ سے سرفراز فرمایا لیکن اپنی کسی نعمت پر احسان نہیں جتایا لیکن جب اپنے محبوبِ پاک حضور نبی اکرم ﷺ کو اس دنیا میں بھیجا تو احسان جتایا۔ اس آیت پاک سے معلوم ہوا کہ حضور کی بعثتِ مبارکہ مومنوں کے لیے کتنی عظیم نعمت کی حیثیت رکھتی ہے۔

سورۃ الضحیٰ کی آیت: 11 میں ہے:

"وَاَمَّا بِنِعۡمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثۡ ﴿۱۱﴾"(4)

"اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔"

اس آیتِ مبارکہ میں اللہ پاک اپنی عطا کردہ نعمتوں کا خوب چرچا کرنے کا حکم فرما رہا ہے اور اوپر پیش کی گئی آیتوں سے معلوم ہوا کہ اللہ پاک کی سب سے بڑی نعمت حضور نبی اکرم ﷺ کی بعثتِ مبارک اور ولادتِ باسعادت ہے۔ لہذا اللہ پاک کے فرمان کے مطابق ہمیں چاہیے کہ ہم عیدِ میلاد النبی ﷺ کا جشن منا کر نعمت خداوندی کا چرچا کریں۔

سورۂ انبیا، آیت:107 میں ہے:

" وَمَآ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۱۰۷﴾" (5)

"اے محبوب! ہم نے آپ کو سارے جہان کی رحمت بنا کر بھیجا۔"

سورۂ یونس آیت:58 میں ہے:

"قُلۡ بِفَضۡلِ اللّٰهِ وَبِرَحۡمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلۡيَفۡرَحُوۡا "(6)

"اے محبوب !آپ فرمائیں کہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت کے سبب چاہیے کہ مسلمان خوشیاں منائیں۔"

مذکورہ بالا دو آیتوں میں سے پہلی آیت سے ثابت ہوا کہ حضور اکرم ﷺ ساری کائنات کے لیے رحمت ہیں۔ جب کہ دوسری آیت یہ بتاتی ہے کہ رحمتِ خداوندی ملنے پر خوشیاں منانا چاہیے۔ لہٰذا حضور کی آمد پر خوشیاں منانے کا جواز قرآن سے ثابت ہوا۔

عیدِ میلاد حدیث کی روشنی میں:

کلامِ خداوندی کے ساتھ ساتھ حدیث نبوی ﷺ سے بھی جا بہ جا اس کا ثبوت ملتا ہے۔ بے شمار حدیثیں اس پر شاہد ہیں۔ مشہور حدیث ہے کہ رسول کریم ﷺ روزِ سوموار کو روزہ رکھا کرتے تھے۔ صحابۂ کرام پوچھتے کہ اے اللہ کے رسول ﷺ آپ اس دن روزہ کیوں رکھتے ہیں؟ تو حضور نبی اکرم ﷺ فرماتے کہ میں اسی روز پیدا ہوا تھا اسی لیے اس روز روزہ رکھا کرتا ہوں۔ اس طرح کی بے شمار حدیثیں ہیں جن سے اس کا ثبوت ملتا ہے۔ ذیل میں چند پیش کی جا رہی ہیں:

"حدثنا الحكم بن نافع أخبرنا شعيب عن الزهري قال : أخبرني عروة بن الزبير أن زينت ابنة أبي سلمة أخبرته: «أن أم حبيبة بنت أبي سفيان أخبرتها أنها قالت: يا رسول الله انكم أختي بنت ابى سفيان، فقال : أو تحبين ذلك؟ فقلت: نعم، الست لك بمخلية، واح من شاركني في خير أختي، فقال التي لة: إن ذلك لا يحل لي. قلت: فإنا نحدث انت تريد أن تنكح بنت ابى سلمة. قال : بنت ام سلمة؟ قلت: نعم. فقال: أو أنها لم تكن تربيتى في حجري ما حلت لي. إنها لابنة أخي من الرضاعة أرضعتني وأبا سلمة ثوبية، فلا تعرضن على بناتكن ولا أخواتكن. قال عروة: وثويبة مولاة لأبي لهب وكان أبو لهب أعتقها فارضعت النبى ﷺ، فلما مات أبو لهب أريه بعض أهله بشرحيبة، قال له ما لقيت؟ قال ابو لهب: لم الق بعدكم، غير أني سقيت في هذه بعتاقتي ثويبة.(7)

مذکورہ حدیثِ پاک میں امام بخاری رحمہ اللہ صحیح سند کے ساتھ ام المومنین حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیان سے روایت کرتے ہیں:

"ابو لہب کے مرنے کے بعد حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے خواب میں اسے بری حالت میں دیکھ کر پوچھا:

مرنے کے بعد تیرا کیا حال ہے؟

ابولہب نے کہا:

کوئی آرام نہیں ہے، بس پیر کے روز تھوڑی سیرابی حاصل ہو جاتی ہے۔

کیوں کہ اسی روز محمد (ﷺ) کی پیدائش کی خوشی میں اپنی باندی ثویبہ کو آزاد کیا تھا۔"

بخاری شریف کے شارح امام قسطلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”اللہ اس پر رحمتیں نازل فرمائے جس نے میلاد کی راتوں کو عید بنا کر ان پر شدت کی جن کے دل میں بغض و عناد ہے۔“ (8)

امام سیوطی رحمہ اللہ ایک بزرگ حضرت ابو طیب مالکی کے بارے میں فرماتے ہیں کہ 12 ربیع الاول کو وہ مدرسے کے پاس سے گزرے تو ان کے استاد نے کہا:

"اے فقیہ! یہ چھٹی کا دن ہے لہذا بچوں کو چھٹی دے دو۔"

(9)

اہتمامِ مجالس:

میلاد شریف کی محفلیں منعقد کرنا بزرگوں کا طریقہ رہا ہے۔ اپنے میلاد کے بیان کے لیے خود حضور نبیِ اکرم ﷺ نے بھی اجتماعات کا اہتمام فرمایا ہے۔ بے شمار حدیثیں اس پر شاہد ہیں۔ مشہور حدیث ہے کہ حضرت حلیمہ سعدیہ کے لیے آپ نے اپنی چادرِ مبارک بچھائی تھی اور ان سے اپنا میلادِ پاک سنا تھا۔

بیانِ سیرت:

میلاد شریف کی محفلوں میں عام طور سے حضور ﷺ کی سیرت و فضائل کا بیان ہوتا ہے۔ اس کے صحیح ہونے کے لیے ہمیں دلیل دینے کی ضرورت نہیں۔ ایک وفادار امتی اپنے نبی کی سیرت و فضائل کے بیان کو ہرگز ہرگز غلط نہیں کہہ سکتا۔

نعت خوانی:

حضور نبی اکرم ﷺ کی تعریف میں اشعار پڑھنا صحابۂ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین کی سنت ہے اور نعت سننا خود حضورِ اکرم ﷺ کی سنت ہے۔ حدیث پاک میں ہے کہ حضور ﷺ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے لیے مسجد نبوی میں منبر رکھواتے اور حضرت حسان اس پر کھڑے ہو کر حضور کی نعت پڑھتے، پھر حضور حضرت حسان کے لیے دعا فرماتے۔(10)

صلاۃ و سلام:

صلاۃ و سلام پڑھنا بھی نیک لوگوں کی محفل کا اہم حصہ ہے۔ اس کا ثبوت بھی قرآن و حدیث میں جابہ جا ملتا ہے۔

سورۂ احزاب، آیت:56 میں ہے:

"اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓىِٕكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿۵۶﴾"(11)

"اللہ اور اس کے فرشتے نبی ﷺ پر بے شک درود پڑھتے ہیں۔ اے مومنو! تم بھی ان پر خوب صلاۃ و سلام پڑھو۔

حدیث پاک میں حضور ﷺ کا فرمان پاک ہے:

"مجھ پر درود بھیجتے رہو، بے شک تمھاری طرف سے بھیجے گئے درود مجھ تک پہنچتے ہیں خواہ تم کہیں بھی رہو۔"

(12)

دوسری جگہ ہے:

"اللہ کے فرشتے زمین میں گھومتے ہیں اور میری امت کی طرف سے بھیجے گئے درود و سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں۔"

(13)

مزید فرمایا:

جس نے مجھ پر زیادہ درود پڑھا وہ مرتبے کے اعتبار سے سب سے بڑھ کر میرے قریب ہوگا۔"

(14)

اہتمامِ چراغاں:

اس مبارک موقع پر سجاوٹوں اور روشنیوں کا بھی انتظام کیا جاتا ہے۔ لوگ اپنے گھروں اور دکانوں کو لائٹوں اور قمقموں سے سجاتے ہیں، سڑکوں پر لائٹیں اور چھتوں پر ہرے جھنڈے وغیرہ لگاتے ہیں یہ بھی حضور ﷺ سے محبت کی دلیل ہے۔ اس کا ثبوت بھی حدیث و سیرت کی کتابوں میں ملتا ہے۔ حضرت فاطمہ بنت عبد اللہ ثقفیہ بیان کرتی ہیں کہ

"حضور ﷺ کی ولادت کے وقت حضرت آمنہ کے جسم سے ایک نور نکلا جس سے پورا گھر جگمگ جگمگ کرنے لگا اور مجھے ہر چیز میں نور ہی نور نظر آیا۔"

(15)

حضرت آمنہ بیان کرتی ہیں کہ

"جب میں نے حضور ﷺ کو جنم دیا تو میں نے دیکھا کہ ایسا نور نکلا جس سے ملک شام میں بصرہ کے محل جگمگانے لگے۔"

(16)

دوسری جگہ حضرت فاطمہ کا بیان ہے کہ

"جب حضور کی ولادت ہوئی تو میں نے دیکھا کہ کعبہ نور سے روشن ہو گیا اور ستارے زمین سے بہت قریب ہو گئے۔"

(17)

جھنڈوں کے سلسلے میں حضرت آمنہ فرماتی ہیں:

"ولادت کے وقت میں نے تین جھنڈے دیکھے۔ ایک مشرق میں، دوسرا مغرب میں اور تیسرا کعبے کی چھت پر۔"

(18)

ضیافتِ عیدِ میلاد:

بارہویں شریف کی محفلوں میں عام طور سے دعوت کا انتظام کیا جاتا ہے۔ قسم قسم کے کھانے پینے کے سامان تیار کیے جاتے ہیں۔ مٹھائی اور شیرینی و غیرہ تقسیم کی جاتی ہے۔ یہ بھی پسندیدہ عمل ہے۔ قرآن میں نیک لوگوں کا حال بیان کرتے ہوئے اللہ پاک نے ارشاد نے فرمایا:

"وَ یُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّهٖ مِسْكِیْنًا وَّ یَتِیْمًا وَّ اَسِیْرًا ﴿۸﴾ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِیْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّ لَا شُكُوْرًا ﴿۹﴾"

"وہ اپنا کھانا اللہ کی محبت میں محتاجوں، یتیموں اور قیدیوں کو کھلادیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم تو صرف اللہ کی خوشنودی چاہتے ہیں نہ کہ بدلا اور شکریہ۔"

(19)

دوسری جگہ اللہ نے فرمایا:

"فَكُلُوْا مِنْهَا وَ اَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِیْرَ ﴿۲۸﴾"

"تم خود بھی کھاؤ اور محتاجوں کو بھی کھلاؤ۔"

(20)

حضورِ اکرم ﷺ صحابۂ کرم رضوان اللہ علیھم اجمعین کو کھانے کی دعوت دیا کرتے تھے جیسا کہ قرآن میں ہے:

"یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّاۤ اَنْ یُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَیْرَ نٰظِرِیْنَ اِنٰىهُ ۙ وَ لٰكِنْ اِذَا دُعِیْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا"

"اے مومنو! نبی (ﷺ) کے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو مگر جب کہ تمھیں کھانے کی دعوت دی جائے اور کھانا پکنے کا انتظار نہ کیا کرو بلکہ جب تمھیں بلایا جائے تو اندر آؤ پھر جب کھا چکو تو فورا نکل جایا کرو۔"

(21)

حدیث پاک میں حضور ﷺ کا فرمان ہے:

"جو محتاج کو پیٹ بھر کھانا کھلائے اور پانی پلائے اللہ اسے جہنم کی آگ سے بچائے گا۔" (22)

دوسری جگہ ہے:

" (فقیروں کو) کھانا کھلاؤ اور سلامتی کے ساتھ جنت میں جاؤ"

(23)

مزید فرماتے ہیں:

"تم میں بہترین ہیں وہ لوگ جو (مسکینوں کو) کھانا کھلاتے ہیں۔"

(24)

جلوسِ عیدِ میلاد:

اس بابرکت موقع پر جلوس کا بھی انتظام کیا جاتا ہے، جس میں نعت و تقریر اور صلاۃ وسلام وغیرہ کا اہتمام ہوتا ہے۔یہ ایک جائز کام ہے اور حضور ﷺ سے محبت کی روشن دلیل ہے۔ اس کا ثبوت صحابہ کے اس عمل سے ملتا ہے کہ جب حضور ﷺ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لانے والے تھے تو مدینے کے لوگ جلوس کی شکل میں آپ کے استقبال کے لیے "قبا" تک آتے اور شام تک انتظار کر کے واپس ہوجاتے۔جس دن حضور ﷺ تشریف لائے، مدینے کے لوگ

بہت خوش ہوئے، سب لوگ گھر سے باہر نکل آئے اور مدینے کی گلیوں میں جلوس کا منظر نظر آنے لگا۔ مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ

"مرد و عورت چھت پر چڑھ گئے۔ بچے، جوان راستوں میں پھیل گئے۔ سب بلند آواز سے کہہ رہے تھے:

یا محمد! یا رسول اللہ ﷺ

یا محمد! یا رسول اللہ ﷺ

(25)

امام رویانی کہتے ہیں کہ

مدینے کے لوگ جلوس کی شکل میں یہ نعرہ لگا رہے تھے:

"جاء محمد رسول اللہ ﷺ"

یعنی اللہ کے رسول حضرت محمد ﷺ تشریف لے آئے۔

(26)

اور دوسری روایتوں میں ہے کہ

"مدینہ منورہ کی ننھی منی بچیاں اور انصاری لڑکیاں دف بجاکر ان اشعار کے ساتھ اپنے مہمانِ مکرم نبی اکرم جنابِ محمد رسول اللہ ﷺ کا استقبال کر رہی تھیں۔

طلع البدر علینا　　　من ثنیات الوداع

بدرِ کامل آیا ہم تک　　　گھاٹیوں سے اس وداع کی

وجب الشکر علینا　　　ما دعا للہ داع

شکر واجب ہے خدا کا　　　جب تلک دعوت ودا عی

ایھا المبعوث فینا　　　جئت بالامر المطاع

ہم میں آنے والے آقا لائے ہیں دین الٰہی

(27)

اخیر میں بارگاہ پروردگار کائنات میں دست بدعاہوں کہ مولائے رحیم اپنے حبیب کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کے طفیل ہمیں اچھی باتوں پر عمل کرنے اور بری باتوں سے بچنے کی توفیق رفیق مرحمت فرمائے۔

آمین۔ بحق طٰہٰ و یٰس۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ اجمعین۔

مصادر و مراجع

(1) قرآنِ کریم، سورۂ ابراہیم، آیت:5۔

(2) تفسیر خزائن العرفان از: حضور صدر الافاضل علامہ نعیم الدین مرادآبادی قدس سرہ۔

(3) قرآنِ کریم، سورۂ آل عمران، آیت:164۔

(4) قرآنِ کریم، سورۃ الضحٰی کی آیت: 11۔

(5) قرآنِ کریم، سورۂ انبیا، آیت:107۔

(6) قرآنِ کریم، سورۂ یونس آیت:58۔

(7) صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب: وامھاتکم اللاتی ارضعنکم، رقم الحدیث:5101، دار ابن کثیر، بیروت، 2002۔

(8) مواہبِ لدنیہ، از امام قسطلانی، ج:1، ص:227۔

(9) الحاوی للفتاوی، از: امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ، ص:55۔

(10) ترمذی شریف، ج:2، ص: 138۔

(11) قرآنِ کریم،سورۂ احزاب، آیت:56۔

(12) سنن ابوداود، ج: 2، ص:176۔

(13) سنن نسائی، ج:3، ص:31۔

(14) بیہقی شریف، ج:3، ص: 110۔

(15) طبرانی، ج:25، ص:147۔

(16) صحیح ابن حبان، ج: 14، ص:313۔

(17) طبری، ج:1، ص: 454۔

(18) الانوارالمحمدیہ للنبہانی، ج:1، ص: 33۔

(19) قرآنِ کریم،سورۂ دہر ، آیت:8،9۔

(20) قرآنِ کریم، سورۂ حج، آیت:28۔

(21) قرآنِ کریم،سورۂ احزاب، آیت:53۔

(22) بیہقی شریف، ج:3، ص:218۔

(23) ترمذی شریف، ج:4، ص:652۔

(24) بیہقی شریف، ج:6، ص: 478۔

(25) مسلم شریف،ج:2، ص:231۔

(26) مسند الصحابہ للرویانی، ج:1، ص:381۔

(27) زرقانی،ج:4،ص:101، ترجمۂ منظوم: منیری۔